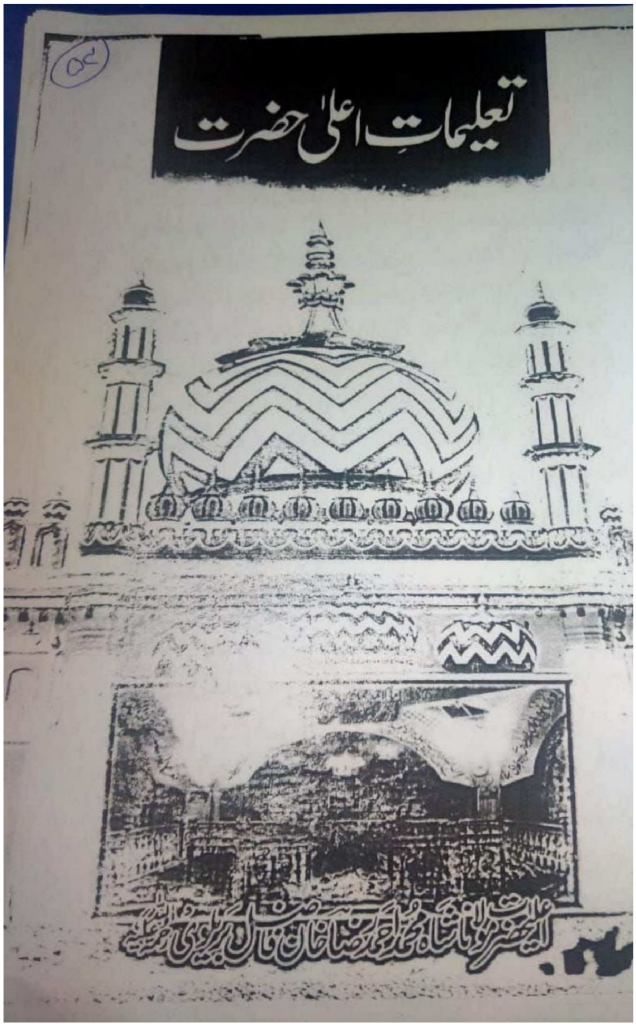

جس کے مطالعہ سے آپ پر یہ حقیقت آشکارا ہو جائے گی کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے اپنی تصنیفات، تالیفات و تعلیمات میں منہاجِ شریعت و منوالِ سنت سے کہیں بھی ایک سرِ مو فرق نہیں آنے دیا ہے۔ اور اس بات کا مکمل خیال رکھا ہے کہ جائز کو جائز اور ناجائز کو ناجائز کہا جائے۔ بلکہ جو شئی مباح ہے اس کو بلا وجہ ناجائز کہنے والوں کی سخت سرزنش فرمائی ہے اسی طرح غیر شرعی امور کو داخلِ عمل کرنے والوں پر اپنی سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ اگر کسی نے فاتحہ کی چیز کو سامنے رکھ کر ہی فاتحہ کرنے کو ضروریاتِ دین میں سے سمجھا اور یہ خیال کیا کہ اس کے بغیر فاتحہ درست نہیں تو اس کی تنبیہ اس طرح فرمائی کہ یہ شریعت مطہرہ پر افترا ہے۔ ایسے شخص کے لئے توبہ لازم ہے۔ ساتھ ہی سامنے رکھنا ناجائز کہنے والوں پر بھی اپنی ناخوشی کا اظہار فرمایا۔ اور وہ اس طرح کہ یہ شریعت پر اپنی طرف سے زیادتی ہے۔ ایسے شخص کے لئے بھی توبہ واجب ہے۔ اس لئے کہ شئی سامنے ہو یا نہ ہو ہر حال میں فاتحہ درست اور جائز ہے۔ اسی طرح قبروں کے اوپر عود یا لوبان جلانے کی سخت ممانعت فرمائی اس کے علاوہ وہاں بے ضرورت اور بے وجہ چراغ روشن کرنے کو اسراف بے جا کہا۔ لیکن صاحبِ مزار کی روحِ مبارک کی تعظیم کے لئے یا زائرین کی سہولت کے لئے یا قرآن کریم کی تلاوت کیلئے اگر قبروں سے ہٹ کر روشنی کا نظم کیا جائے تو اس امر کو جائز قرار دیا۔ کیونکہ شریعت میں اس سے ہرگز ممانعت نہیں بلکہ یہ امر پسندیدہ اور بہتر ہے۔ بلکہ باعثِ خیر و برکات بھی۔

علیٰ ہذا القیاس اس قسم کے سیکڑوں مسائل ہیں جن پر بے خوفی کے ساتھ عالمانہ اور محققانہ انداز میں بحث فرمائی اور مومنوں کی صحیح رہنمائی فرمائی ہے۔

یہ ایک عجیب سی بات ہے کہ اولیاء کرام اور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بغض و عناد رکھنے والے اور اپنے کو عالم یا مومن کہنے والے بہت سے فریبی انسان ایسے ہیں جو اصلاحِ قوم کے بہانے امرِ جائز و مستحسن بلکہ مستحب اور مسنون کو بھی فنا کرنے اور مٹانے کے درپے نظر آتے ہیں اور ان چیزوں کے لئے ناجائز و حرام کا فتویٰ آسانی کے ساتھ دے دیتے ہیں کچھ بھی خدا کا خوف دل میں نہیں لاتے۔

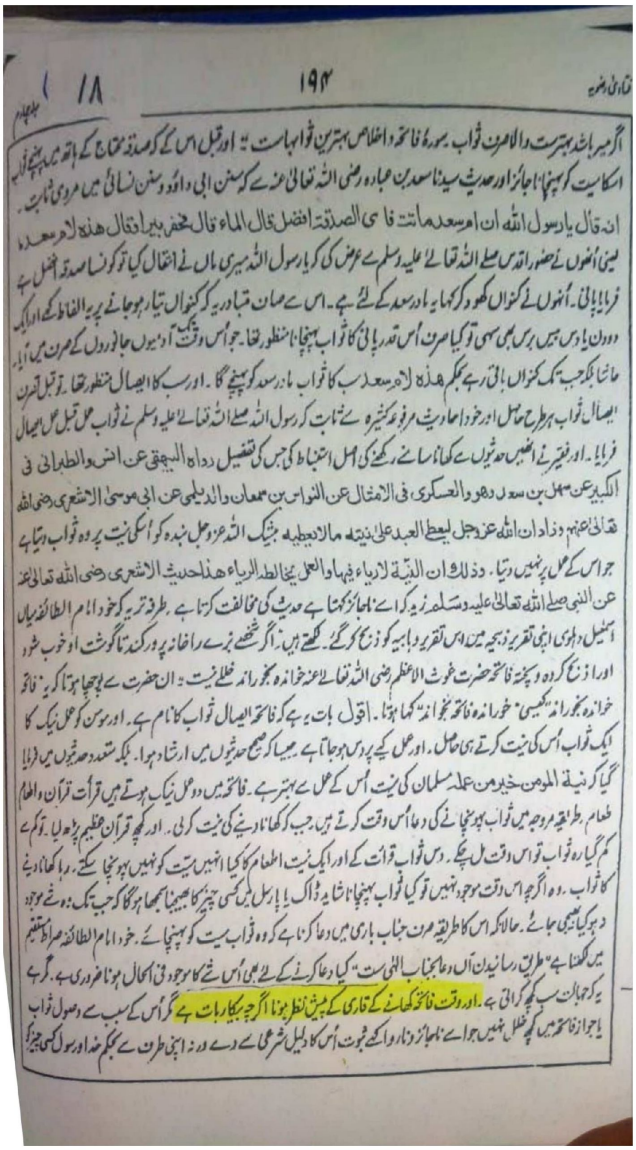

اگر میرا شہ بہتر است را الا صرف ثواب۔ سورۂ فاتحہ اخلاص بہترین ثواہا ست "۔ اور قبل اس کے کہ صدقۂ مخلوق کے ہاتھ میں پہنچے قبر
الکتابیت کو پہنچا۔ اجائز اور حدیث سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ سنن ابی داؤد و سنن نسائی میں مروی ثابت۔
انہ قال یارسول اللہ ان امہ سعد مانت فای الصدقۃ افضل قال الماء قال فحفر بیرا وقال ھذہ لام سعد
یعنی انھوں نے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری ماں نے انتقال کیا تو کونسا صدقہ افضل ہے
فرمایا پانی۔ انھوں نے کنواں کھود کر کہا یہ ام سعد کے لئے ہے۔ اس سے صاف ظاہر یہ کہ کنواں تیار ہوجانے پر یہ الفاظ کہے اور ایک
دو دن یا دس بیس برس بعد سہی تو کیا صرف اس قدر پانی کا ثواب پہنچانا منظور تھا۔ جو اس وقت آدمیوں جانوروں کے صرف میں آیا
حالانکہ جب تک کنواں باقی رہے بحکم ھذہ لام سعد سب کا ثواب مادر سعد کو پہنچے گا۔ اور سب کا ایصال منظور تھا۔ تو قبل قبر
ایصال ثواب ہر طرح حاصل اور خود احادیث مرفوعہ کثیرہ سے ثابت کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ثواب عمل قبل عمل ایصال
فرمایا۔ اور فقیر نے انھیں حدیثوں سے کہا نا سائے رکھنے کی اصل استنباط کی جس کی تفصیل رواہ البیھقی عن انس والطبرانی فی
الکبیر عن سہل بن سعد وھو والعسکری فی الامثال عن النواس بن سمعان والدیلمی عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ
تعالیٰ عنہم وزاد ان اللہ عزوجل لیعطی العبد علی نیتہ مالا یعطیہ بشیک اللہ عزوجل بندہ کو اسکی نیت پر وہ ثواب دیتا ہے
جو اس کے عمل پر نہیں دیتا۔ وذلک ان النیۃ لا ریاء فیھا والعمل یخالط الریاء ھذا حدیث الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عن النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زید کرائے اجائز کہنا ہے حدیث کی مخالفت کرتا ہے۔ طرفہ تر یہ کہ خود امام الطائفہ میاں
اسمٰعیل دہلوی اپنی تقریر زبیحہ میں اس تقریر دلپذیر کو ذبح کر گئے۔ لکھتے ہیں۔ اگر شخصے بزرے راخانہ پر کند تا گوشت او خوب شود
اوراذبح کردہ و پختہ فاتحہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بخورانہ بخلے فیست۔ ان حضرت سے پوچھا ہوتا کہ یہ فاتحہ
خوانہ بخورانہ کیسی۔ خورانہ فاتحہ بخوانہ کہا ہوتا۔ اقول بات یہ ہے کہ فاتحہ ایصال ثواب کا نام ہے۔ اور سو میں کو عمل نیک کا
ایک ثواب اس کی نیت کرتے ہی حاصل۔ اور عمل کیے پر دس ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیثوں میں ارشاد ہوا۔ بلکہ متعدد حدیثوں میں فرمایا
گیا کہ نیۃ المومن خیر من عملہ مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ فاتحہ میں دو عمل نیک ہوتے ہیں قرأت قرآن و اطعام
طعام۔ طریقہ مروجہ میں ثواب پہونچانے کی دعا اس وقت کرتے ہیں جب کہ کھانا دینے کی نیت کرلی۔ اور کچھ قرآن عظیم پڑھ لیا۔ تو کم
کم گیارہ ثواب تو اس وقت مل چکے۔ دس ثواب قرأت کے اور ایک نیت اطعام کا کیا انہیں میت کو نہیں پہونچا سکتے۔ رہا کھانا دینے
کا ثواب۔ وہ اگرچہ اس وقت موجود نہیں تو کیا ثواب پہنچانا شاید ڈاک یا پارسل بلکہ کسی چیز کا بھیجنا سمجھا ہوگا کہ جب تک وہ شے موجود
وہ بھیجا نہ بھیجی جائے۔ حالانکہ اس کا طریقہ صرف جناب باری میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو پہنچائے۔ خود امام الطائفہ صراط مستقیم
میں لکھتا ہے "طریق رسانیدن آں دعا بجناب الٰہی ست" کیا دعا کرنے کے لئے بھی اس شے کا موجود فی الحال ہونا ضروری ہے۔ مگر ہے
یہ کہ جہالت سب کچھ کرائی ہے۔ اور وقت فاتحہ کھانے کے قاری کے پیش نظر ہونا اگرچہ یکبار بات ہے مگر اس کے سبب سے وصول ثواب
یا جواز فاتحہ میں کچھ خلل نہیں ہوا ہے اجائز و نارو اکہنے ثبوت اس کا دلیل شرعی سے دے ورنہ اپنی طرف سے بحکم خدا و رسول کسی چیز کو

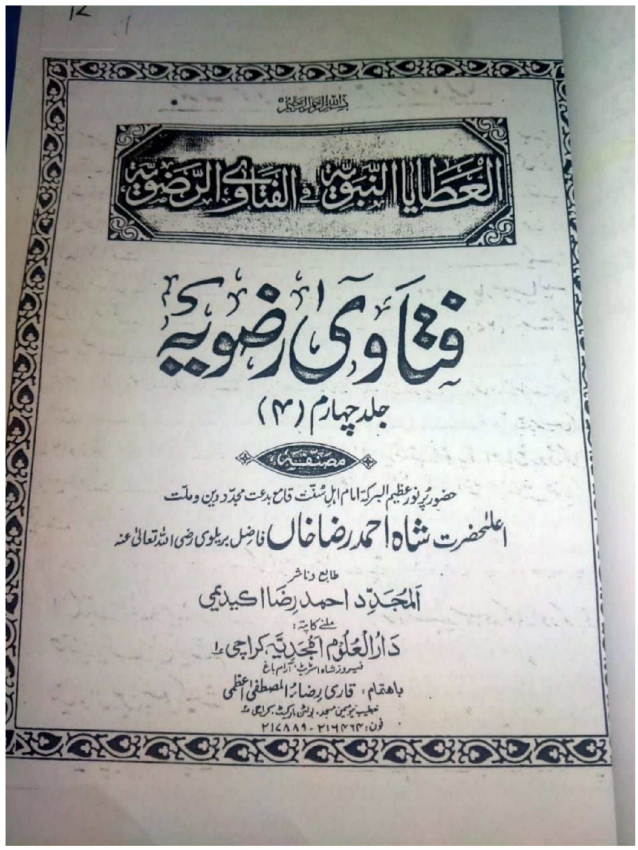

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ

فتاویٰ رضویہ

جلد چہارم (۴)

مصنفہ

حضور پرنور عظیم البرکۃ امام اہل سنت قامع بدعت مجدد دین وملت

اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

طابع وناشر

المجدد احمد رضا اکیڈمی

ملنے کا پتہ:

دار العلوم الحمدیہ، کراچی ۱۰

فیصل روڈ شاہ اسٹریٹ آرام باغ

باھتمام: قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی

خطیب پریمیئر مسجد، بولٹن مارکیٹ، سرجانی ٹاؤن

فون: ۲۱۶۴۶۳ - ۲۱۷۸۸۹

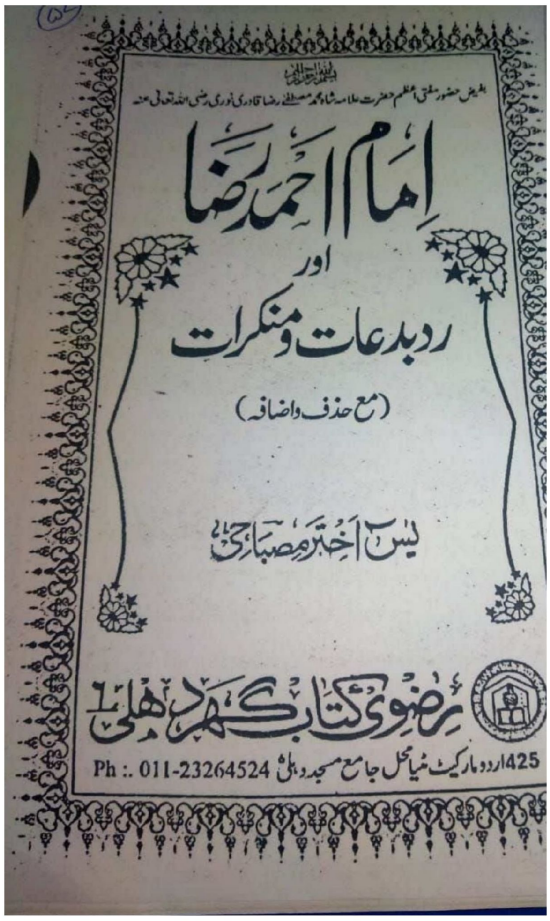

بفضلہ تعالیٰ عنہ

امام احمد رضا

اور

رد بدعات و منکرات

(مع حذف و اضافہ)

پیش کار: اختر مصباحی

رضوی کتاب گھر دہلی 6

425 اردو مارکیٹ منیا محل جامع مسجد دہلی Ph :. 011-23264524

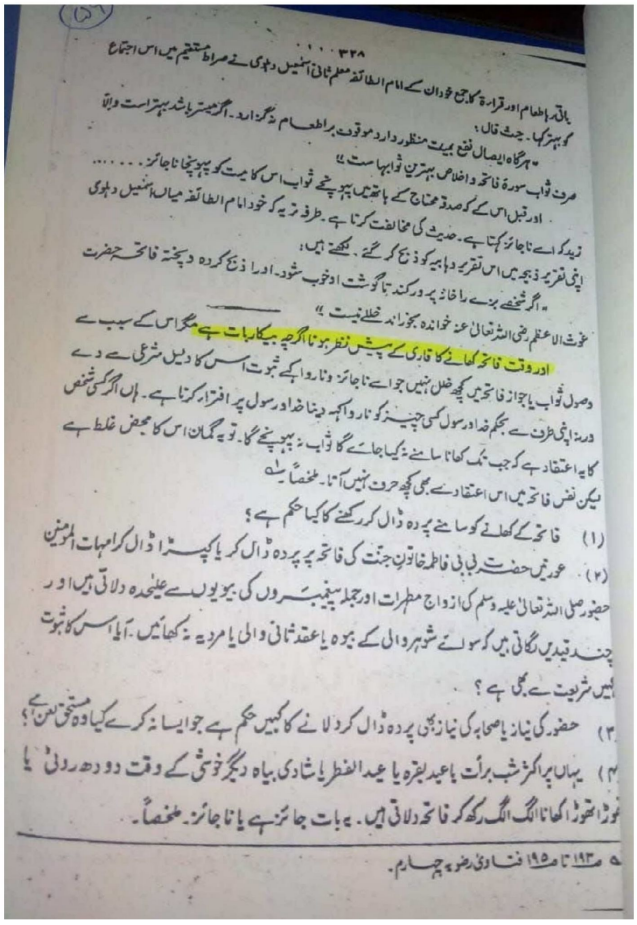

۳۲۸

یاق بہ اطعام اور قرابۃ کا جمع خود ان کے امام الطائفہ معلم ثانی اسمٰعیل دہلوی نے صراط مستقیم میں اس اجتماع

کو بہتر کہا۔ جشن فال:

"ہرگاہ ایصال نفع بمیت منظور و امر موقوف بر اطعام نہ گزارد۔ اگر بہتر باشد بہتر است ورنہ

صرف ثواب سورۃ فاتحہ و اخلاص بہترین ثوابہا ست" .....

اور قبل اس کے کہ صدقۂ محتاج کے ہاتھ میں پہونچے ثواب اس کا میت کو پہونچانا جائز

زید کہ اسے ناجائز کہتا ہے۔ حدیث کی مخالفت کرتا ہے۔ طرفہ تر یہ کہ خود امام الطائفہ میاں اسمٰعیل دہلوی

اپنی تقریر ذبیحہ میں اس تقریر دلپذیر کو ذبح کر گئے۔ لکھتے ہیں:

"اگر شخصے بر سے راخانہ پرورکند تا گوشت او خوب شود۔ او را ذبح کردہ و پختہ فاتحہ حضرت

غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواندہ بخورانند خللے نیست"

اور وقت فاتحہ کھانے کا قاری کے پیش نظر ہونا اگرچہ بیکار بات ہے مگر اس کے سبب سے

وصول ثواب یا جواز فاتحہ میں کچھ خلل نہیں جو اسے ناجائز و ناروا کہے ثبوت اس کا دیں شرعی سے دے

ورنہ اپنی طرف سے بحکم خدا و رسول کسی چیز کو نار وا کہہ دینا خدا اور رسول پر افترا کرنا ہے۔ ہاں اگر کسی شخص

کا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک کھانا سامنے نہ کیا جائے گا ثواب نہ پہونچے گا۔ تو یہ گمان اس کا محض غلط ہے

لیکن نفس فاتحہ میں اس اعتقاد سے بھی کچھ حرف نہیں آتا۔ ملخصاً[1]

(۱) فاتحہ کے کھانے کو سامنے پردہ ڈال کر رکھنے کا کیا حکم ہے؟

(۲) عورتیں حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا خاتونِ جنت کی فاتحہ پر پردہ ڈال کر یا کپڑا ڈال کر امہات المومنین

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور جملہ پیغمبروں کی بیویوں سے علیحدہ دلاتی ہیں اور

چند قیدیں لگاتی ہیں کہ سوائے شوہر والی کے بیوہ یا عقد ثانی والی یا مردہ نہ کھائیں۔ آیا اس کا ثبوت

کہیں شریعت سے بھی ہے؟

(۳) حضور کی نیاز یا صحابہ کی نیاز میں پردہ ڈال کر دلانے کا کہیں حکم ہے جو ایسا نہ کرے کیا وہ مستحق لعن ہے؟

(۴) یہاں پر اکثر شب برأت یا عید بقرہ یا عید الفطر یا شادی بیاہ دیگر خوشی کے وقت دودھ روٹی یا

توڑا توڑا کھانا الگ الگ رکھ کر فاتحہ دلاتی ہیں۔ یہ بات جائز ہے یا ناجائز۔ ملخصاً۔

[1] ۱۹۳ تا ۱۹۵ فتاوی رضویہ چہارم۔

معرفت

جہالت اور فرقہ واریت کے خاتمے کے حل کیلئے بریلوی و دیوبندی
علماء سے بالخصوص اور ہر مسلمان سے بالعموم چند اہم

گذارشات

ملفوظاتِ طیبات پیرِ طریقت رہبرِ شریعت

فقیر محمد رضوان داؤدی دامت برکاتہم

کے وقت خود اپنے لیے کرنے کی نیت رہی ہو۔ ظاہر دلائل سے یہی ثابت ہے خواہ نماز ہو یا روزہ، صدقہ یا قرأت"۔ (فتاوی رضویہ جلد 9 صفحہ 593)

"اس میں کوئی فرق نہیں کہ جس دوسرے کے لیے اپنا ثواب ہدیہ کرے، وہ وفات پاچکا ہو یا زندہ ہو"۔ (فتاوی رضویہ جلد 9 صفحہ 622)

"جاہل عوام نے ایصال ثواب کے باب میں جو ناپسندیدہ امور پیدا کر لیے ہیں۔ جیسے نمائش، ناموری، مفاخرت، مالداروں کو جمع کرنا محتاجوں کو منع کرنا، اور یہ کہ سوم میں ایک جماعت اکٹھا بیٹھتی ہے اور سب کے سب بلند آواز سے قرآن پڑھتے ہیں اور سننے کا فرض ترک کرتے ہیں، یہ سب ممنوع و ناروا، مکروہ اور برا ہے۔" (فتاوی رضویہ جلد 9 صفحہ 592)

آجکل بھی قل اور چہلم پر سات قسم کے پھل، سات سبزیاں، دودھ کے گلاس، سوٹوں کی بھرمار، جائے نماز، کہیں قرض پکڑ کر کھانا پکانا، ایصال ثواب کا کھانا دوسروں پر ڈالنا، لوگوں کی عدم دلچسپی اور آخری وقت میں دعا میں آنا، قرآن پڑھوانے کے لیے گھر گھر چکر لگانا وغیرہ سکھ لازم سمجھنا یہ سب رواجی معاملات ہیں نہ کریں تو کوئی گناہ نہیں۔

جہالت کی انتہا دیکھیں کہ ایک ملا تقریر کر رہا تھا کہ چہلم کو ہم اس لئے مانتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ 40 ویں مسلمان تھے اس لئے چہلم وہاں سے نکلا ہے۔

"اگر کسی شخص کا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک کھانا سامنے نہ کیا جائے گا ثواب نہ پہنچے گا تو یہ گمان اس کا محض غلط ہے۔" (فتاوی رضویہ جلد 9 صفحہ 567)

"طعام تین قسم ہے: ایک وہ کہ عوام ایام موت میں بطور دعوت کرتے ہیں یہ ناجائز و ممنوع ہے۔ اس لیے کہ دعوت کو شریعت نے خوشی میں رکھا ہے غمی میں

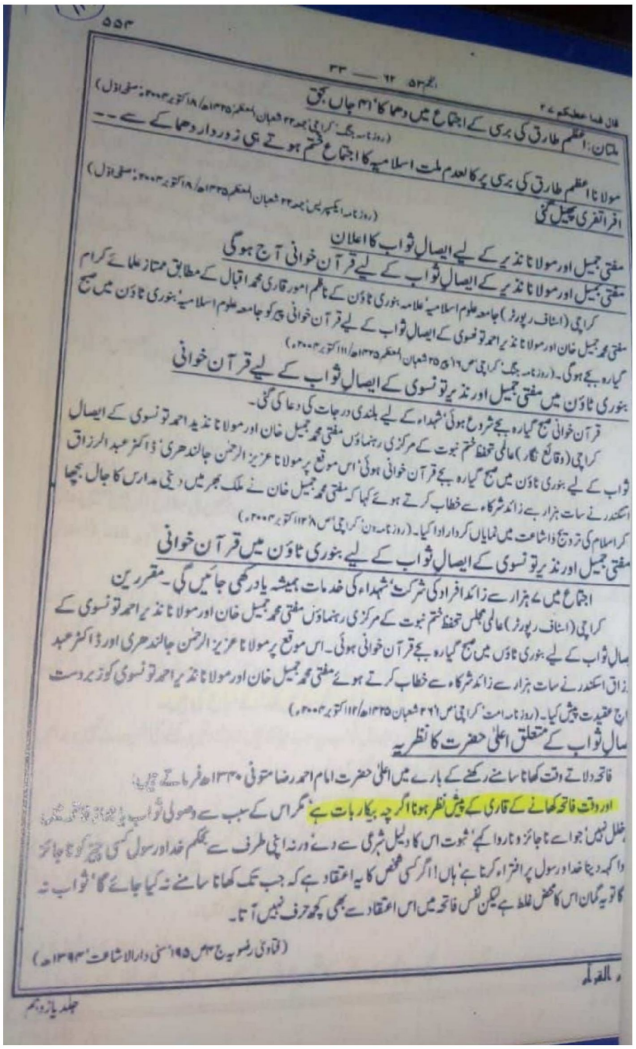

۵۵۳

۳۳ — ۱۲ — ۵۳

فان فضا معظمکم ۲۷

ملتان: اعظم طارق کی برسی کے اجتماع میں دھماکا' ۴۱ جاں بحق

(روزنامہ جنگ' کراچی بتاریخ ۲۲ شعبان المعظم ۱۴۲۵ھ/ ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۴ء صفحہ اول)

مولانا اعظم طارق کی برسی پر کالعدم ملت اسلامیہ کا اجتماع ختم ہوتے ہی زوردار دھماکے سے ۔۔

(روزنامہ ایکسپریس بتاریخ ۲۲ شعبان المعظم ۱۴۲۵ھ/ ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۴ء صفحہ اول)

افراتفری پھیل گئی

مفتی جمیل اور مولانا نذیر کے لیے ایصال ثواب کا اعلان

مفتی جمیل اور مولانا نذیر کے ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی آج ہوگی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے ناظم امور قاری محمد اقبال کے مطابق ممتاز علمائے کرام مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کے ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی بدھ کو جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن میں صبح گیارہ بجے ہوگی۔ (روزنامہ جنگ' کراچی ص ۵۵ ۲۵ شعبان المعظم ۱۴۲۵ھ/ ۱۱ اکتوبر ۲۰۰۴ء)

بنوری ٹاؤن میں مفتی جمیل اور نذیر تونسوی کے ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی

قرآن خوانی صبح گیارہ بجے شروع ہوئی' شہداء کے لیے بلندی درجات کی دعا کی گئی۔

کراچی (وقائع نگار) عالمی تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کے ایصال ثواب کے لیے بنوری ٹاؤن میں صبح گیارہ بجے قرآن خوانی ہوئی' اس موقع پر مولانا عزیز الرحمن جالندھری' ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر نے سات ہزار سے زائد شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مفتی محمد جمیل خان نے ملک بھر میں دینی مدارس کا جال بچھا کر اسلام کی ترویج و اشاعت میں نمایاں کردار ادا کیا۔ (روزنامہ ان' کراچی ص ۸' ۱۲ اکتوبر ۲۰۰۴ء)

مفتی جمیل اور نذیر تونسوی کے ایصال ثواب کے لیے بنوری ٹاؤن میں قرآن خوانی

اجتماع میں ۷ ہزار سے زائد افراد کی شرکت' شہداء کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ مقررین

کراچی (اسٹاف رپورٹر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کے ایصال ثواب کے لیے بنوری ٹاؤن میں صبح گیارہ بجے قرآن خوانی ہوئی۔ اس موقع پر مولانا عزیز الرحمن جالندھری اور ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر نے سات ہزار سے زائد شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ (روزنامہ امت' کراچی ص ۲۹ شعبان ۱۴۲۵ھ/ ۱۲ اکتوبر ۲۰۰۴ء)

ایصال ثواب کے متعلق اعلیٰ حضرت کا نظریہ

فاتحہ دلاتے وقت کھانا سامنے رکھنے کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا متوفی ۱۳۴۰ھ فرماتے ہیں:

اور وقت فاتحہ کھانے کے قاری کے پیش نظر ہونا اگرچہ بیکار بات ہے مگر اس کے سبب سے وصولی ثواب میں خلل نہیں' جواز و ناروا کچھ ثبوت اس کا دلیل شرعی سے دے' ورنہ اپنی طرف سے بحکم خدا اور رسول کسی چیز کو ناجائز کہہ دینا خدا و رسول پر افتراء کرنا ہے' ہاں! اگر کسی شخص کا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک کھانا سامنے نہ کیا جائے گا' ثواب نہ ہوگا تو یہ گمان اس کا محض غلط ہے لیکن نفس فاتحہ میں اس اعتقاد سے بھی کچھ حرف نہیں آتا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۹۵ سنی دار الاشاعت ۱۳۹۳ھ)

واللہ اعلم

جلد یازدہم

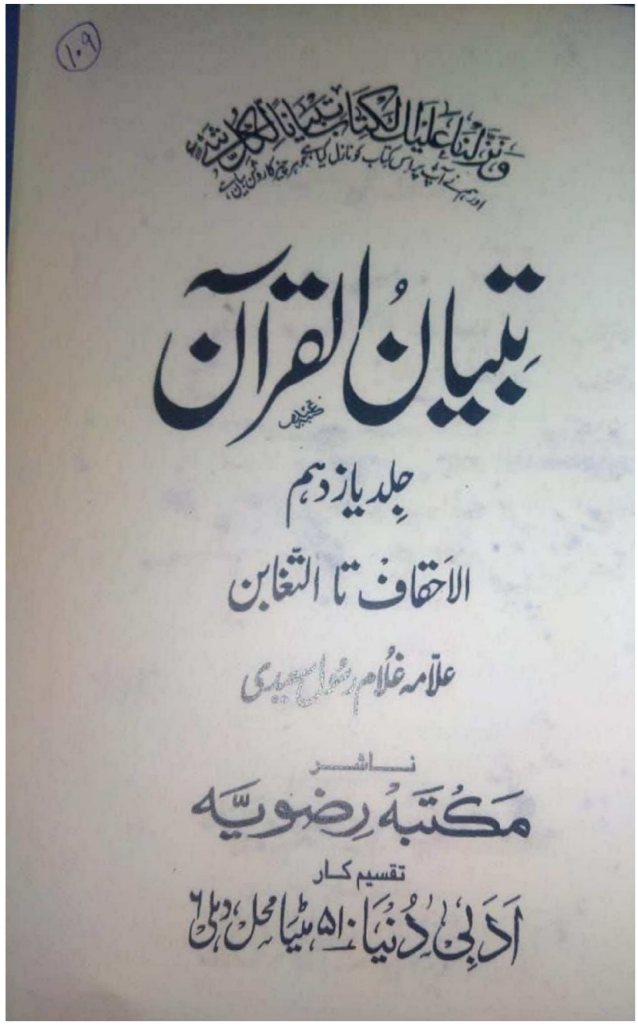

(۱۰۹)

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

اور ہم نے آپ پر یہ کتاب کہ نازل کیا ہر چیز کا روشن بیان

تبیان القرآن

مجدد

جلد یازدہم

الاحقاف تا التغابن

علامہ غلام رسول سعیدی

ناشر

مکتبہ رضویہ

تقسیم کار

ادبی دنیا ۵۱ مٹیا محل دہلی ۶